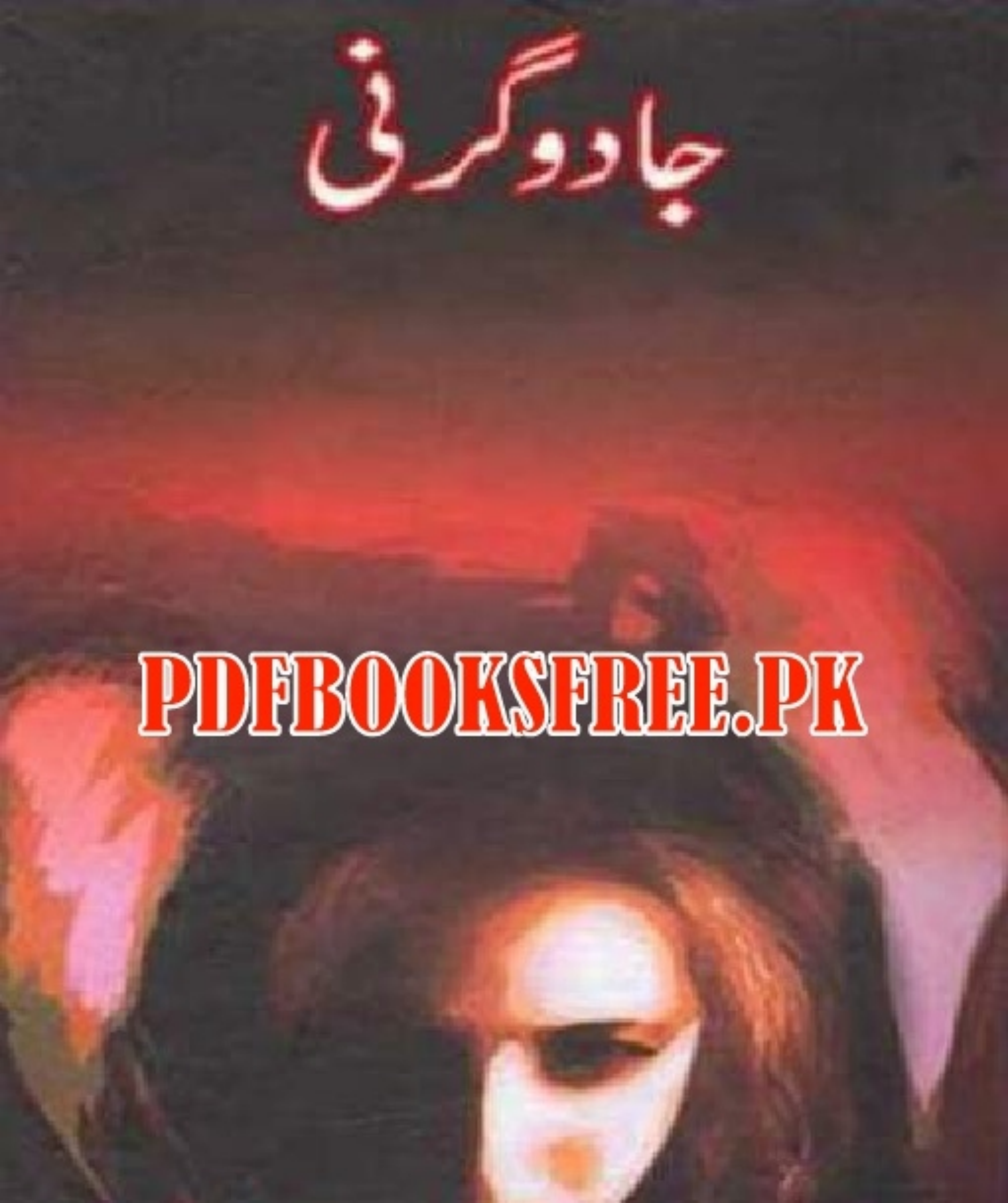
جادوگرنی
PDFBOOKSFREE.PK

Pdf by Aswad Raza

اس بلی کو جب میں نے پہلی بار دیکھا تھا تب ہی مجھے اس سے ڈر لگنے لگا تھا اگر چہ ڈرنے کی کوئی ایسی خاص وجہ نہیں تھی مگر پھر بھی اس سے انجانا سا خوف آنے لگا تھا، جب میں نے اسے پہلی بار دیکھا تھا۔ تو میڈم اس سے باتیں کر رہی تھیں۔ وہ ان کی میز پر ان کے سامنے بیٹھی تھی۔ میڈم اپنی کرسی پر بیٹھی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یوں باتیں کر رہی تھیں جیسے وہ بلی نہیں کوئی آدمی ہو۔ "تمہاری سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ تم ہدایات کو غور سے سنتیں نہیں۔۔۔۔ اسی وجہ سے اس پر مکمل طور پر عمل درآمد نہیں نہیں کر پاتیں۔ اپنی یہ کمزوری دور کرو۔۔۔" بلی کی نگاہیں بھی ان کی نگاہوں سے ملی ہوئی تھیں۔

میڈم کہہ رہی تھیں۔ "میں یہ نہیں کہتی کہ تمہاری کمزوری ایک دن میں ہی دور ہو جائے۔ کوئی بھی کمی یا خامی ایک دن میں دور نہیں ہوتی۔ آہستہ آہستہ دور ہوتی ہے۔ کوشش کرو۔ کروگی نا کوشش۔۔۔؟"

بلی نے اثبات میں گردن ہلائی تھی۔ "تم ناراض تو نہیں ہو گئیں۔ میری باتوں سے۔۔۔؟"

انہوں نے سوال کیا۔ بلی نے نفی میں گردن ہلا دی۔

"شاباش! اب جاؤ۔۔۔ مگر دیکھو۔۔۔ زیادہ دور نہ جانا۔۔۔ بس اتنی دور رہو کہ میں بلاؤں تو تمہیں آنے میں دیر نہ لگے۔"

میڈم کی بات ختم ہونے پر وہ کھڑی ہوئی اور تعظیمی انداز میں اس نے اپنا سر جھکایا اور اچھل کر میز سے نیچے اتر گئی۔

میں دور کھڑا یہ تماشہ دیکھ رہا تھا۔ دراصل میں میڈم سے ملنے ان کے دفتر پہنچا تھا۔ مگر ان کی بلی سے گفتگو کے دوران ٹھٹک گیا تھا۔ بلی میرے قریب سے مجھے گھورتی ہوئی گزر گئی۔ میں نے ہلکے سے آواز دی میں اندر آ سکتا ہوں میڈم۔۔۔؟"

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

"لیں آئیے۔۔۔۔"

میں ان کے کیبن میں داخل ہو گیا۔

یوں کہنا چاہئے کہ میں تازہ بہ تازہ اس خلیجی ریاست میں پہنچا تھا۔ جہاں ایک زیر تعمیر پروجیکٹ میں مجھے ملازمت ملی تھی۔ یہ علاقہ شہری آبادی سے خاصے فاصلے پر تھا۔ اس علاقے میں ایک دو اور ایسے ہی پروجیکٹس کی تعمیر ہو رہی تھی اور انہی میں کام کرنے والوں کے علاوہ اور کوئی یہاں آباد نہیں تھا۔ ان پروجیکٹس میں کام کرنے والے چند اعلیٰ عہدیدار روزانہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے شہری آبادی سے آتے جاتے تھے۔ جبکہ باقی تمام عملہ یہیں مقیم ہوتا تھا۔ مگر یہاں دور دور تک لق دوق ریگستان کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ میڈم کا یہ میس یا مہمان خانہ ہی ایک ایسی جگہ تھی جہاں ہم جیسے پردیسی کارکنوں کو طعام و قیام کا سہارا لینا پڑتا تھا۔ زیر تعمیر پروجیکٹس کے مالکان نے کچھ کوارٹرز بھی تعمیر

کیئے تھے۔ جن میں دوسرے درجے کے افسران کو رہائش وغیرہ کی سہولت حاصل تھی مگر یہ ہم جیسے نچلے درجے کے کارکنوں کے بس کی بات نہیں تھی کہ ان میں رہیں کیونکہ ان کا کرایہ وغیرہ بہت تھا۔ میڈم کا میس اس کوارٹروں کے مقابلے میں بہت غنیمت تھا۔ جہاں قیام و طعام کی سہولت حاصل تھی۔ انہوں نے دو تین فوجی شیڈز جیسے بنا رکھے تھے۔ ایک بستر، الماری، اور ایک کرسی، ہر ضرورت مند نوکر کو فراہم کرتی تھیں۔ صبح کے ناشتے سے لے کر رات کے کھانے تک کا بندوبست تھا۔ جبکہ دیگر اوقات میں چائے یا دوسری چیزوں کے حصول کے لیے نقد ادائیگی کرنی پڑتی تھی۔

میں میڈم کے قریب جا کر کھڑا ہوا تو انہوں نے سر سے پاؤں تک مجھے گھور کر دیکھا پھر بولیں۔ تم نئے آنے والوں میں سے ہو؟"

"جی ہاں۔"

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

"کہاں سے آئے ہو؟"

"پاکستان سے۔"

"کیا نام ہے؟"

"شبیر حسین۔"

"یہاں۔ میرے میس میں فوڈنگ اینڈ لوجنگ کی سہولت چاہتے ہو؟"

"جی ہاں۔۔۔۔"

"تمہارے ساتھیوں نے تمہیں بتادیا ہوگا کہ یہاں کے کیا رولز اینڈ ریگولیشنز ہیں۔"

"جی ہاں۔"

"اپنا پاسپورٹ لائے ہو؟"

"جی ہاں۔"

"یہ پاسپورٹ ہم اس لئے جمع کرتے ہیں کہ بہت سے لوگ کھاپی کر چپکے سے بھاگ جاتے ہیں۔۔۔۔ اگرچہ بھاگنے والوں کو بھی ہم معاف نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ہم دوبارہ پکڑ کر واپس لے آتے ہیں مگر چونکہ یہ الگ دردسری ہے اس لئے پاسپورٹ۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے میڈم! مجھے کوئی اعتراض نہیں۔" کہتے ہوئے میں نے اپنا پاسپورٹ انہیں تھما دیا۔

میڈم خود بھی اپنی شخصیت کے اعتبار سے خاصی پراسرار تھیں۔ خاصی دراز قد لیکن بے حد دبلی پتلی گویا ہڈیوں پر چمڑے کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔ چہرے پر ناک خصوصی متوجہ طلب۔ خاصی لمبی اور آخر میں آ کر طوطے کی طرح مڑ گئی تھی۔ ناک پر ہر وقت سرخی نمایاں رہتی تھی چہرہ لمبوترا۔ میرے خیال کے مطابق ایسی شخصیت کی آواز منمناتی ہوئی ہونی چاہئے تھی مگر خلاف توقع ان کی آواز خاصی پائیدار بلکہ رعب دار

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

تھی۔ اس کے علاوہ جو نمایاں خصوصیت ان میں تھی وہ یہ تھی کہ کچھ پتا نہیں چلتا تھا وہ کس قومیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ جتنی آسانی اور روانی کے ساتھ عربی بولتی تھیں اتنی ہی روانی کے ساتھ انگریزی، اردو، ہندی، فرانسیسی، اور جانے کون کون سی زبان بول سکتی تھیں۔ بندہ جس ملک کا ہوتا مادری زبان میں اس سے باتیں کرتیں۔ لباس بھی وہ مختلف النوع کے پہنا کرتی تھیں۔ وہ اس علاقے میں یہ میس کب سے چلا رہی ہیں ابتدا میں مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ مگر قیاس اغلب تھا کہ اس علاقے میں تعمیراتی کام شروع ہونے کے بعد ہی وہ ادھر آئی ہوں گی۔

"تمہارا سامان کدھر ہے۔۔۔؟" انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

"جدھر کام ہو رہا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ تم جب بھی ادھر آؤ۔۔۔ اپنا سامان لیتے آنا۔ تمہیں

اپنا بستر اور دیگر سامان تیار ملے گا۔"

شام کو میں دیگر پاکستانی کارکنوں کے ساتھ میڈم کے میس میں آیا۔ لکڑی کا ایک تخت، لوہے کہ ایک پلے والی الماری اور ایک معمولی نوعیت کی کرسی، کرسی اور تخت پر میرے نام کی پرچی لگی ہوئی تھی۔ اس شیڈ کی سب سے اچھی بات جو مجھے فوری طور پر محسوس ہوئی اس کا ائر کنڈیشنڈ ہونا تھا۔ باہر کی آگ برساتی گرمی کے مقابلے میں یہاں کا موسم خاصا خوشگوار تھا۔

رات کے وقت کھانا۔ وغیرہ کھا کر میں کچھ پاکستانی ساتھیوں کے ساتھ گپ شپ لگانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد آدھی بتیاں گل ہو گئیں تو گل شیر خان بولا۔ "جاؤ اب اپنے بستر پر چلے جاؤ۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ اتنی جلدی کیوں۔۔۔؟"

"آدھی بتیاں بجھنے کا مطلب ہے، سونے کی تیاری کرو۔۔۔"

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

"کوئی ضروری نہیں ہے۔ جب ہمارا دل چاہے گا، سوئیں گے۔"

"نہیں شبیر حسن! یہاں سب کچھ یہاں کے اصولوں کے مطابق کرنا پڑتا ہے۔" گل شیر خان نے دھیمے لہجے میں کہا۔ "ابھی بلی گشت کرے گی۔۔۔ اور پھر ساری بتیاں گل کر دی جائیں گی۔"

"بلی گشت کرے گی۔۔۔! اس کا کیا مطلب ہوا؟"

"یہ میڈم کی خاص بلی ہے۔۔۔ وہ گشت پر آتی ہے۔۔۔ اور اگر کسی کو اس کے بستر پر نہیں دیکھتی تو۔۔۔"

"تو کیا کرتی ہے۔۔۔؟" میں نے مضحکہ خیز انداز میں کہا۔

"میاؤں کر کے دھمکاتی تو نہیں؟"

گل شیر خان نے قدرے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔ "یار! اس کے بارے میں ایسی بات نہ کرو۔۔۔"

"کیوں۔۔۔ وہ بلی ہے۔۔۔ یا کوئی۔۔۔؟"

"پتہ نہیں وہ کیا بلا ہے۔۔۔" گل شیر خان نے کہا۔ "تم آہستہ آہستہ خود اس کے بارے میں بہت سی باتیں جان لو گے۔۔۔" اور یہ کہنے کے ساتھ ساتھ اس نے چادر تان کر اپنا منہ تک چھپا لیا تھا۔ ذرا دیر بعد بلی آئی۔ بستروں کی قطار کے درمیان سے گزرنے لگی۔

سارے لوگ اپنے اپنے بستروں پر دم سادھے لیٹے رہے۔ میں بھی ان کی تقلید کر رہا تھا۔ مگر ذرا سی چادر سرکا کر بلی کو دیکھنے کی کوشش کرتا رہا۔ جب وہ میرے بستر کے قریب سے گزرنے لگی تو معاً مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کی ہو۔ "اپنا منہ ڈھانپو۔۔۔ اور سونے کی کوشش کرو۔"

یہ میرے کسی ساتھی کی آواز نہیں تھی۔ تو پھر کیا بلی کی آواز تھی۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ بلی ہماری طرح بول بھی سکتی ہے۔۔۔؟ میں نے فوراً اپنا منہ چھپا لیا۔ بستروں کی دوسری یا تیسری قطار سے ذرا دیر

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

بعد کسی نے سسکاری لیتے ہوئے۔ "ارے باپ رے۔۔۔۔" کہا تھا جبکہ ہر طرف ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ساری بتیاں گل ہو گئی تھیں جس کا مطلب تھا بلی کا گشت ختم ہو گیا ہے۔ چاروں طرف گہرا اندھیرا چھا گیا تھا۔ جلد ہی میرے آزر بازر کے بستر سے خراٹوں کی آوازیں آنے لگی تھیں۔ میری چونکہ یہ پہلی رات تھی اس لئے میں دوسروں کی طرح فوراً سو نہ سکا تھا۔

دوسرے دن کام کے دوران میں نے ایک ساتھی سے کہا۔ "یار! یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ میس میں اتنی جلدی سونے پر کیوں اصرار کیا جاتا ہے؟"

"میڈم کا اصول ہے کہ جلدی سو جاؤ تا کہ صبح جلدی اٹھ سکو۔ ان کا کہنا ہے کہ دیر سے سونے والوں کی صبح سویرے اٹھنے پر نیند پوری نہیں ہوتی۔۔۔۔ اور جب بندے کی نیند پوری نہیں ہو گی تو وہ دن بھر

دلچسپی کے ساتھ کام نہیں کر سکے گا۔"

چونکہ میں جلدی سونے کا عادی نہیں تھا اس لئے پہلی دوسری راتوں کو مجھے جھٹ پٹ نیند نہیں آئی۔ گھپ اندھیرے میں جانے میں جب تک دم سادھے لیٹا رہا مگر اندھیرا ہونے کے بعد میں نے چادر سے چھپا ہوا منہ نکال لیا تھا۔ جانے کتنا وقت گزرا ہو گا اور اس وقت کیا بجا ہو گا مجھے صحیح اندازہ نہیں۔ یہ دوسری رات کا واقعہ ہے۔ مجھے یوں لگا کہ اس اندھیرے میں بھی کوئی گشت کر رہا ہے۔ مگر جب وہ ہمارے بستروں کی روسے گزرا تو مجھے یوں لگا کہ جیسے وہ کوئی بلی نہیں شیر ہے۔ یا ایسی جسامت کی کوئی شے، شے میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ انسانوں جیسی دو پیروں والی مخلوق محسوس نہیں ہوئی تھی۔ پتہ نہیں یہ مخلوق بستروں کی کون سی قطار میں تھی۔ کہ مجھے ایک بار اندھیرے میں دو چمکتی ہوئی چیزیں نظر آئی تھیں۔ مگر یہ دو دہکتے ہوئے انگارے کسی

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

طرح بھی کسی بلی کی آنکھیں نہیں تھیں۔ ڈر کے مارے میں نے چادر سے اپنا منہ ڈھک لیا تھا۔

ہاں یہ بتانا تو میں بھول ہی گیا کہ پہلی رات گزرنے کے بعد دوسری صبح ناشتہ کرتے وقت ایک ساتھی کو میں نے اپنی دائیں پنڈلی کو بار بار سہلاتے ہوئے دیکھا۔ جو سرخ ہو رہی تھی اور لگتا تھا جیسے وہاں کوئی گہری چوٹ لگی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ ”کیا ہوا ہے۔۔۔؟“

اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔ ”بلی۔۔۔۔“ مگر وہ ایک دم چپ ہو گیا تھا۔ جیسے اس نے بھول کر یہ لفظ منہ سے نکال دیا ہو۔ دوسرے ساتھی کھانے میں اس طرح مشغول ہو گئے جیسے کسی نے کچھ سنا ہی نہیں ہے۔ اس لمحے بلی سامنے سے آتی ہوئی نظر آئی۔ وہ ایک جگہ آ کر یوں بیٹھ گئی جیسے ہماری نگرانی کر رہی ہو۔

سائیٹ پر پہنچ کر میں نے کام کرنے کے دوران ایک آدمی سے پوچھا۔ ”اس کی پنڈلی سے بلی کا کیا تعلق۔۔۔؟“

اس نے ادھر ادھر دیکھ کر دھیرے سے کہا۔ ”رات تم نے ایک ہلکی سی چیخ سنی تھی نا۔۔۔ ارے باپ رے۔۔۔“

”ہاں سنی تھی۔“

”وہ غالباً مکمل طور پر بستر پر دراز نہیں ہوا ہوگا۔ لہٰذا بلی نے اس کے پیر پر پنجہ یا منہ مار دیا ہوگا۔۔۔“

”مگر یار! وہ تو۔۔۔“

”وہ بلی نہیں۔۔۔ بلا ہے۔۔۔ اپنا کام کرو۔۔۔“ کہتے ہوئے وہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔

چند روز بعد گل شیر خان سے میری اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ یہ میرے ہی شعبے میں میرے ہی ساتھ کام کرتا تھا۔

www.pdfbooksfree.pk

دوسری وجہ یہ تھی کہ اس کا بستر میرے بستر کے بازو میں تھا۔ گل شیر خان سرحد کا ایک پٹھان تھا، مگر کراچی میں ایک عرصہ تک رہ چکا تھا۔ اس لئے بڑی صاف اردو بول سکتا تھا۔ میں نے آہستہ آہستہ کام کے دوران اس پر اسرار بلی کے بارے میں اس سے معلومات حاصل کرنا شروع کردیں۔ یہاں کے متعلق اسے بہت سی باتوں کا علم تھا۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا۔ ”یار گل شیر خان! اس میس میں سب لوگ بلی سے اس قدر کیوں ڈرتے ہیں۔۔۔۔“

”وہ بلی نہیں بلا ہے۔۔۔۔“

”یہ تو سبھی اس کے بارے میں کہتے ہیں۔ مگر ایسا سمجھنے یا کہنے کی وجہ؟“

”اوہ! وہ بہت خطرناک بلی ہے۔ شیر سے بھی زیادہ خطرناک۔“

”آخر اس کی کن باتوں کی وجہ سے اسے ایسا سمجھا جاتا ہے۔۔۔؟“

”اس کی کچھ باتوں کا اندازہ تو تم بھی لگا چکے ہوگے۔۔۔۔ جبکہ اس کی بہت سی باتوں کا علم بہت سے لوگوں کو نہیں۔۔۔۔“

”مثلاً۔۔۔۔؟“

”مثلاً یہ کہ یہاں سے ایک بار ایک لڑکا بھاگ نکلا تھا۔“

”مگر یہاں تو پاسپورٹ وغیرہ جمع ہوتے ہیں۔“

”وہ یہاں سے ایسا عاجز آگیا تھا کہ پاسپورٹ کے بغیر ہی بھاگ نکلا۔ اور رات کی تنہائی۔ سناٹے اور اندھیرے میں وہ جانے کتنی دور تک بھاگتا چلا گیا تھا۔ اسے امید تھی کہ وہ صبح ہوتے ہوتے شہری آبادی کے بہت قریب پہنچ جائے گا۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔“

”تو کیا پکڑا گیا۔۔۔۔؟“

”ہاں۔“

”مگر اس میں بلی کا کیا کردار تھا؟“

Pdf by Aswad Raza

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

"بلی ہی کا تو سارا کارنامہ تھا۔۔۔"

"بلی نے اس موقع پر کیا کیا۔۔۔؟"

"رات کو غالباً گشت کے دوران بلی کو معلوم ہوا کہ ایک بستر خالی ہے۔بس ذرا دیر کے بعد اسے پتہ چل گیا کہ وہ یہاں سے فرار ہو گیا ہے۔بلی اس کے تعاقب میں نکل پڑی۔اور ذرا دیر بعد ہی اسے جا لیا۔صبح جب ہم لوگ بیدار ہوئے تو نوجوان کو خون میں لت پت میس کے باہر دیکھا،جس کے پاس بلی بیٹھی گویا پہرہ دے رہی تھی۔اس کے منہ پر خون کے دھبے نظر آرہے تھے۔"

"نوجوان نے بتایا نہیں کہ وہ کیسے گرفتار ہوا۔۔۔اور اس حال کو کیونکر پہنچا؟"

اس وقت تو خیر وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں تھا،مگر جب علاج معالجے سے اچھا ہو گیا تو اس نے اپنے چند قریبی ساتھیوں کو بتایا۔

"میں اندھیری رات میں پیچھے دیکھے بغیر سرپٹ بھاگا جا رہا تھا۔اور مجھے امید بندھ چلی تھی کہ تھوڑی دیر بعد شہری آبادی تک پہنچ جاؤں گا۔مگر مزید کچھ دور جانے کے بعد میں لڑکھڑا کر بری طرح گر گیا۔۔۔مجھے یوں لگا تھا جیسے پیچھے سے کسی نے مجھ پر حملہ کیا ہو۔۔۔گرنے کے بعد۔۔۔میں ابھی سنبھلنے بھی نہیں پایا تھا کہ مجھ پر دوبارہ حملہ ہوا۔۔۔مجھ پر کوئی آہنی پنجہ پڑا تھا۔۔۔فوری طور پر مجھے یہی خیال آیا کہ شاید کوئی شیر اطراف کے جنگل سے نکل کر مجھ پر حملہ آور ہوا ہے۔۔۔مگر فوراً ہی مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔اس لق ودق صحرا میں جنگل کہاں۔۔۔مگر ایک غراہٹ جو بعد میں سنائی دی تھی۔۔۔وہ شیر ہی جیسی تھی۔۔۔اس کے دونوں حملے اتنے شدید تھے کہ میں اپنے پیروں پر اٹھ کھڑے ہونے کے قابل نہ رہا۔۔۔پھر آہستہ آہستہ مجھ پر غشی سی طاری ہونے

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

لگی۔۔۔۔ جانے کتنی دیر بعد میرے حواس کچھ کچھ بحال ہوئے تو مجھے یوں لگا جیسے مجھے کسی نے اپنے منہ میں دبا رکھا ہے۔ اور اسی حالت میں آگے بڑھ رہا ہے۔۔۔۔ یوں سمجھئے۔۔۔۔ بلی جس طرح اپنے منہ میں اپنے بچے کو دبا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہے۔۔۔۔ بالکل اسی طرح مجھے کوئی لئے جا رہا تھا۔۔۔۔ میں اس کے علاوہ اور کچھ نہ سوچ سکا کہ شیر مجھے اپنی کچھار تک لے جا رہا ہے۔ وہاں لے جا کر مجھے چیر پھاڑ کر کھا جائے گا۔

اس تصور کے بعد مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ میں دوبارہ بے ہوش ہو گیا تو مجھے دوبارہ ہوش آیا تو میں میس کے سامنے پڑا تھا۔ یہ منحوس بلی میرے سامنے بیٹھی اپنے منہ پر جمے ہوئے قطرے چاٹ رہی تھی۔"

یہ واقعہ سن کر میرے بھی رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ "واقعی یہ بلی نہیں۔۔۔۔ بلا ہے۔" میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔

ذرا دیر تک سناٹے میں رہنے کے بعد میں نے کہا۔ "گل شیر خان! یہ سب کیا ہے؟"

"یہ سب سے تمہاری کیا مراد ہے؟"

"یہی بلی۔۔۔۔ یہ میڈم۔۔۔۔ اور یہ میس۔۔۔۔ وغیرہ۔۔۔۔؟"

"بات دراصل یہ ہے شبیر حسن کہ زیادہ پیسوں اور بہتر مستقبل کے خیال سے ہم تم جیسے مجبور لوگ اس بیابان میں چلے تو آتے ہیں مگر یہاں آ کر جب انہیں محسوس ہوتا ہے کہ وہ دولت کی لالچ میں آ کر جہنم کی چار دیواری میں قید ہو گئے ہیں تو یہاں سے بھاگنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ شروع شروع میں یہی ہوتا رہا اکثر آنے والے موقع ملتے ہی بھاگ کھڑے ہوتے ہے۔ اس چیز کو روکنے کے لئے ان پروجیکٹوں کے غیر ملکی ٹھیکیداروں نے یہ بندوبست کیا۔"

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

"تمہاری یہ بات کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئی پیارے! یہ بندوبست سے تمہارا کیا مراد ہے؟"

"میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔" میری گل شیر خان نے کہا۔ "یہ میڈم۔۔۔ جس کا نام جانسن ہے۔ حقیقتاً ایک جادوگرنی ہے۔۔۔ لندن کے نواح میں رہتی ہے۔ مسٹر ٹرومین جو ایک پروجیکٹ کے ٹھیکیدار ہیں۔۔۔ میری جانسن سے اس سلسلے میں ملے اور صورت حال کا ذکر کر کے اس پر قابو پانے کا مشورہ طلب کیا۔ جس پر وہ یہاں آ کر اس میس کی مالکہ بن کر حالات کو کنٹرول کرنے لگی۔"

"یعنی اس نے یہاں آ کر یہ میس تعمیر کیا؟"

"نہیں۔۔۔ میس تو ٹھیکیداروں نے تعمیر کروایا تھا۔۔۔ اور وہی اسے چلاتے بھی تھے۔ مگر میری جانسن میرا مطلب ہے میڈم نے

یہاں آنے کے بعد اپنے معاوضے کے طور پر پورے میس کو اپنی ملکیت بنا لیا اور اپنے اصولوں پر اسے چلانے لگی۔"

"اور یہ بلی۔۔۔؟"

"اس بلی کو وہ اپنے ساتھ لائی تھی۔"

"یعنی یہ طلسماتی بلی۔۔۔"

"ہاں خیال یہی ہے کہ یہ خاص بلی وہ خاص طور پر اس لئے اپنے ساتھ لائی ہے کہ یہاں کے حالات پر اس کے ذریعے کنٹرول کر سکے۔"

اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً اس بلی اور میڈم کے بارے میں مجھے کچھ نہ کچھ اطلاعات ملتی رہیں۔

کوئی ایک سال بعد میرا مطلب ہے۔ میرے وہاں پہنچنے کے ایک سال بعد ہمارے ریوڑ میں کچھ اور لوگ آئے۔ ریوڑ میں نے اس

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

لئے کہا کہ ہم لوگ یہاں جانوروں جیسی زندگی گزارتے تھے۔ نئے آنے والوں میں ایک آدمی عبدل بھی تھا۔ نام تو اس کا عبداللہ تھا مگر وہ عبدل کے نام ہی سے پکارا جاتا تھا۔

بنگلہ دیش سے آیا تھا۔ اس کے بارے میں بعد میں ہمیں آہستہ آہستہ پتہ چلا کہ وہ بڑا اپہنچا ہوا ہے۔ پہنچا ہوا سے میری مراد وہ کہیں اور پہنچا ہوا نہیں تھا بلکہ میرا مطلب ہے وہ خاصا گیانی دھانی تھا۔ میڈم نے بھی اسے خوفزدہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔ مگر دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ نہیں کہا تھا۔ بہت نارمل طریقے سے ملے تھے۔ مگر دونوں کو ایک دوسرے میں غالباً کچھ غیر معمولی باتیں نظر آ رہی تھیں۔ پھر چند دنوں کے بعد اسے میڈم کے بارے میں غالباً بہت سی باتیں معلوم ہو گئیں تھیں۔ میس کی بلی نے بھی عبدل کو دیکھ کر اپنی بے چینی اور بے قراری کا اظہار کیا تھا۔

عبدل نے آہستہ آہستہ ہم لوگوں سے دوستی بڑھانی شروع کی اور میس کے حالات سے واقفیت حاصل کرنے لگا۔ پھر اس نے ہمیں یہ کہنا شروع کیا۔ ”ہم اپنے وطن سے دور اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر اس لئے نہیں آئے کہ ایسے استحصالی لوگوں کے چنگل میں آ کر قید ہو جائیں۔۔۔۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ یہاں ایسے بھی لوگ ہیں جنہیں برسوں سے گھر جانے کی چھٹی نہیں ملی ہے۔۔۔۔ ہمارے خط جو ہم گھر بھجواتے ہیں وہ سنسر ہونے کے بعد بھیجے جاتے ہیں۔۔۔۔ ہمیں جو تنخواہیں ملتی ہیں۔۔۔۔ وہ یہاں کٹ کٹا کر آدھی رہ جاتی ہیں۔۔۔۔ اور میڈم جانے کس کس بہانے اس میں سے اپنا حصہ نکال لیتی ہیں۔۔۔۔ ہمیں یہاں سے شہر تک آنے جانے کی بھی سہولت میسر نہیں۔۔۔۔“

”ہاں۔۔۔۔ اس لئے کہ ہم شاید بھاگ نہ جائیں۔۔۔۔ یا یہاں

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

کے بارے میں باہر کی دنیا والوں کچھ بتا نہ دیں۔"

"مگر ان باتوں کو ذکر کرنے کا کیا فائدہ ہوگا۔۔۔؟" عبدل نے کہا۔

"یہ فائدہ ہوگا کہ ہم میں اپنی آزادی کا جذبہ جاگے گا۔۔۔"

"جذبہ۔۔۔! یہاں تو ہمارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کو بھی سلب کر دیا گیا ہے۔۔۔ ہمارے دلوں میں جذبہ کیسے جاگے گا۔۔۔؟"

"سب سے پہلے۔ ہمیں اپنے دلوں سے یہ خیال نکال دینا ہوگا کہ یہ سب کچھ دائمی ہے۔۔۔ اس حالات سے ہم نجات حاصل نہیں کر سکتے۔"

"اس سے کیا ہوگا۔۔۔؟"

"اس سے ہم مایوسی کے آسیب سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب

ہو جائیں گے اور جب مایوسی کے بادل چھٹ جائیں گے تو ہم اپنی بقاء کی جنگ لڑنے کے قابل ہو جائیں گے۔"

"اپنی بقاء کی جنگ۔۔۔" گل شیر خان نے بڑے عجیب انداز میں کہا۔

"کیوں۔۔۔ کیا ہم اپنی بقاء کی جنگ نہیں لڑ سکتے؟"

"مگر۔۔۔ وہ بلی۔۔۔ وہ بلا۔۔۔؟"

"سب کا بندوبست ہو جائے گا۔۔۔ میں نے سب کا علاج تلاش کر لیا ہے۔۔۔ بلی کا بھی۔۔۔ اس کی مالکن کا بھی۔۔۔" عبدل نے بڑے اعتماد کے ساتھ کہا۔

پھر اس نے ہم سب کو بتانا شروع کیا کہ میڈم میری جانسن اور اس کے جادو کا توڑ اللہ کے کلام میں موجود ہے۔ ہم اللہ کے کلام سے اس کے جادو کو زائل کر دیں گے۔ بے اثر کر دیں گے۔ اس کے بعد عبدل

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

نے ہمیں کچھ وظیفے بتائے۔ کچھ دعائیں یاد کرائیں اور کہا آیت الکرسی پڑھ کر اپنے بدن پر پھونک لیا کرو۔ اور جب وہ آسیبی بلی سامنے آئے تو آیت الکرسی پڑھ کر اس کے سامنے تھوک دیا کرو۔ اس نے پانی، چائے اور کھانے کو بھی دم کر کے استعمال کرنے کی ہدایت کی۔

جلد ہی ہم نے میڈم اور اس کی بلی کو اپنے سامنے بہت بے بس پایا۔ وہ بلی شیر کی طرح غراتی اور پھر بے بسی کے عالم میں واپس چلی جاتی۔ میڈم کو اس کے جادو کے زور پر معلوم ہو گیا تھا کہ عبدل اس کی سلطنت کو تہس نہس کرنے آ گیا ہے۔ لہٰذا اس نے موقع ملتے ہی اس پر حملہ کر دیا۔ جس سے اسے زیادہ نقصان تو نہیں پہنچا۔ مگر اس کے دونوں ہاتھ فالج زدہ ہو گئے۔

ہم سب اس کو اس حال میں دیکھ کر گھبرا گئے تھے۔ مگر اس نے مسکرا کر

کہا۔ ”گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔ تم سب اپنے اپنے ورد اور وظیفے دہراتے رہو۔۔۔۔ تم لوگوں کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔ اور ہاں اب تک میں کھل کر جنگ نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔ اب میڈم نے پہل کی ہے تو مجھے جواب دینا ہی پڑے گا۔۔۔۔“ اس نے کہا۔۔۔ ”میرے تکئے کے نیچے ایک تعویز ہے۔۔۔ اسے تم میں سے کوئی کسی طرح بلی کے گلے یا اس کے پیر میں باندھ دے۔“ یہ بڑا مشکل کام تھا اور اس کے لئے کوئی تیار نہیں ہو رہا تھا کہ گل شیر نے کہا۔ ”عبدل بھائی! یہ کام میں کروں گا۔“

اور سچ مچ اس نے یہ کام کر دیا۔ بلی آنکھیں موندے سو رہی تھی کہ گل شیر خان نے اس کے پیر میں تعویز باندھ دیا۔ ذرا دیر بعد ہی بلی بیدار ہو گئی تھی۔۔۔۔ مگر لمحہ بہ لمحہ اس کی حالت میں تبدیلی آنے لگی تھی۔ پہلے وہ بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر پھری۔۔۔۔ پھر یہ

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

غراہٹ بڑھتی گئی۔۔۔۔درمیان میں وہ میاؤں میاؤں بھی کرتی جاتی تھی۔مگر اس میاؤں میاؤں میں بڑی بے چینی کی کیفیت تھی۔۔۔۔میڈم میری جانسن گھبرا کر اس کے پاس آئیں۔"کیا ہو گیا ہے تم کو۔۔۔۔تم کیوں چلا رہی ہو۔۔۔۔؟"

وہ یہ کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھتی تھیں کہ بلی نے ان پر چھلانگ لگائی تھی۔اور ان کے چہرے پر اپنا پنجہ مارا تھا۔میڈم اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی تھیں۔وہ دھڑام سے نیچے گر پڑیں۔اور بلی نے انہیں بھنبھوڑنا شروع کر دیا۔مگر تماشہ دیکھنے والوں کے لیے حیرانگی کا سبب یہ تھا کہ میڈم میں جہاں زبردست قوت آگئی تھی اور وہ بلی کو اپنے شکنجے میں دبوچ کر دور اچھال کر پھینک رہی تھیں وہاں بلی دوبارہ اچھل اچھل کر ان پر حملہ آور ہو رہی تھی۔۔۔۔جب وہ دوبارہ اچھلی تو ہمیں یوں لگا تھا جیسے کوئی شیر زقند لگا کر حملہ آور ہو رہا

ہے۔۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے بلی نے میڈم کو لہولہان کر دیا۔۔۔۔ان کے چہرے پر ہی نہیں جسم کے مختلف حصوں میں زخم نظر آ رہے تھے۔۔۔۔اچانک میڈم نے کچھ بڑبڑانا شروع کر دیا۔ان کی آواز تیز سے تیز ہونے لگی۔۔۔۔وہ کیا کہہ رہی تھیں ہم میں سے کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔غالباً وہ کوئی جادو کے بول تھے۔۔۔۔ذرا دیر بعد بلی زور سے اچھلی تھی۔۔۔۔اور جب واپس زمین پر آئی تو اس کا جسم بے حس و حرکت تھا۔۔۔۔مگر اس کے قریب ہی ایک نہایت بدہیئت عورت کھڑی تھی۔۔۔۔جس نے منمناتی ہوئی آواز میں میڈم کو مخاطب کیا۔"مسز میری جانسن! تم نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔میں اتنے دنوں تک تمہاری جو خدمت کی اس کا تم نے بہت اچھا بدلہ دیا ہے۔میں تمہیں معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے وہ اپنی تمام تر ہیبت ناکیوں کے ساتھ ان کی طرف بڑھی

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

تھی۔

"روزی ایڈمز! رک جاؤ۔۔۔ میری بات سنو۔۔۔" میڈم چیخی۔

"سننے سنانے کا موقع تم نے خود کھو دیا میری جانسن! میرا پورا وجود تمہارے جادو کے زور سے جہنم کی آگ کی طرح دہک رہا ہے۔"

جادوگرنی میری جانسن نے اپنے ہی جادو کو اپنی ہلاکت کا سامان بنتے دیکھا تو اپنے بچاؤ کے لئے مزید جادوئی الفاظ بڑبڑانے لگی۔۔۔ جس سے روزی ایڈمز یا اس کا بھوت اور مشتعل ہو گیا۔

جادوگرنی کے جادو نے اس بھوتنی کے آگے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو غالباً منجمد کر دیا تھا، مگر حیرت انگیز طور پر اس کے جسم سے دو ہاتھ اور نمودار ہوئے اور پھر ان ہاتھوں کی تعداد میں منٹوں کے وقفے سے اضافہ ہوتا گیا۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر جادوگرنی میڈم میری جانسن کو دبوچ لیا۔۔۔ عجیب منظر تھا۔ اس بھوتنی کے دو ہاتھ جہاں میڈم کا گلہ دبا

رہے تھے وہاں اس کے دوسرے ہاتھ اس کے جسم کے دوسرے حصوں کو توڑ اور موڑ رہے تھے۔۔۔ ذرا دیر بعد میڈم بے حس و حرکت ہو کر ڈھیر ہو گئی۔۔۔ اب بھتنی نے مڑ کر ہم سب کی طرف دیکھا۔ ہمارا رواں رواں کانپ اٹھا تھا کہ شاید یہ ہم پر حملہ آور ہو گی۔۔۔ مگر اس نے منمناتی ہوئی آواز میں ہمیں مخاطب کیا۔

"مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں دوستو! میں تم سب کی احسان مند ہوں کہ تم لوگوں کی کوشش سے میں اس بدذات عورت کی قید سے رہائی حاصل کر سکی۔۔۔ اس نے اس بلی کے اندر مجھے طویل عرصہ سے قید کر رکھا تھا۔"

ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ عبدل بھائی کی ہدایت کے مطابق ہم سب دل ہی دل میں وظیفے دہرا رہے تھے۔

روزی ایڈمز کی بھتنی نے میڈم کا بے حس و حرکت جسم اپنے ہاتھوں

www.pdfbooksfree.pk

Pdf by Aswad Raza

میں اٹھایا اور اپنی تمام تر ہیبت ناکیوں سمیت لمحہ بھر میں ہماری نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گئی۔

ہم سب نے خوشی کا نعرہ لگایا اور عبدل بھائی کی طرف پلٹے۔ میرے علاوہ غالباً سب کو اس بات کو دکھ تھا کہ اس جنگ کے چکر میں وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے معذور ہو گئے۔ مگر ہم ان کے پاس گئے تو یہ دیکھ کر ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ ان کے دونوں ہاتھ پہلے کی طرح بالکل صحت مند تھے۔ ہم سب ایک دوسرے سے گلے ملے۔ ایک دوسرے کو مبارک باد دی کہ اللہ نے ہمیں ایک بڑی مصیبت سے نجات دلائی۔ عبدل بھائی نے کہا۔

دوستو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ پر بھروسہ کر کے نیک نیتی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں وہ بڑی سے بڑی طاقت کو بھی اپنے آگے سرنگوں ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

www.pdfbooksfree.pk